لکھو نعت حکم انعام آگیا ہے
بہت عجز کا یہ مقام آگیا ہے
وہیں با ادب دست بستہ ہوئے ہیں
جہاں بھی محمدؐ کا نام آگیا ہے
جو دامن میں یادِ محمدؐ کے گل ہیں
کرم اِک نبیؐ کا مدام آگیا ہے
کیا یاد جب میرے مرشدؒ نے مجھ کو
حضوری میں انؐ کا غلام آگیا ہے
دل و جاں میں جب سے سمائے محمدؐ
زباں پر درود و سلام آگیا ہے
مجھے مرتبہ یہ ملا اللہ اللہ
ثنا خوانوں میں میرا نام آگیا ہے
تیری زاہدہ پہ نگاہِ عنایت
میرا عجز بھی میرے کام آگیا ہے

شہنشاہِؐ کون و مکاں یا محمدؐ
ہو مقبول میری فغاں یا محمدؐ
بھنور سے سفینہ کنارے لگا دو
میرے رحمتِ دو جہاں یا محمدؐ
ملے خاکِ یثرب دوائے غم دل
کسی ساعت کامراں یا محمدؐ
بہت جان تڑپے کوئی حیلہ کر دو
چلوں ہمرکابِ عاشقاں یا محمدؐ
رہوں زیر سایۂ سالارِ امت
ملے شاہِؐ دیں کی اماں یا محمدؐ
میری بےکسی پہ نظر ہو خدارا
کرم کر میرے مہرباں یا محمدؐ
تیری زاہدہ بے اماں رہ نہ جائے
ملے مجھکو تیری اماں یا محمدؐ

زاہدہ مظہر

ماہِ مبین وہ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادی و رہبر شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
نبیا ہماری کے کیوں پیارے، پڑھتے درودیں قدسی سارے
ہم بھی پڑھیں یہ اسمِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
کاش نبیؐ کے در پہ جاؤں مرشدؒ کو سب زخم دکھاؤں
میرے زخموں کا ہیں مرہم صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کو شفائے کامل عطا کر آقاؐ ہم پہ نظرِ کرم رکھ
آپؐ ہیں رحمتِ ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
گنبدِ خضرا کے جلوے سلامت رحمت نبویؐ تا بہ قیامت
دیکھ لیں ہم انوارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ترسی نگاہوں کی پیاس بجھا کر بجھتی نظر کو نور عطا کر
بخشش دو خیرات سالارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
ساقئ کوثر حشر کے والی، در پہ کھڑی ہے تیرے سوالی
آپؐ کا اسم پاک ہے قاسم صلی اللہ علیہ وسلم
زندگی اپنی بجھتا دیا ہے موت سے ہم کو ڈرا بھی کیا ہے
ہم ہیں غلامِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
زاہدہ پڑھ کر درودِ اکبر، اپنے نبیؐ سے آج دعا کر
تیرے لئے ہے یہی اسمِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

زاہدہ مظہر

میرے ہے جسم کی جان لا الہ الا اللہ
اسی سے روح رواں لا الہ الا اللہ
فضا ہو عطر فشاں لا الہ الا اللہ
جو ورد رکھے زباں لا الہ الا اللہ
میرا وظیفہ میری جان کلمۂ توحید
بنائے دین و ایمان لا الہ الا اللہ
سکون دل کو میری روح کو قرار ملے
ہے فرحتِ دل و جاں لا الہ الا اللہ
نجات حشر میں ہوگی اسی سے روز جزا
قبر میں ہوگی اماں لا الہ الا اللہ
کہ ہوگی نارِ جہنم بھی پاک دل پہ حرام
ملے گی اس سے اماں لا الہ الا اللہ
خدا کو پوچھو وہی ہے خدائے کل عالم
وہی ہے معبدِ جاں لا الہ الا اللہ
وہی ہے ظاہر و باطن وہی ہے مالکِ کل
مکینِ کون و مکاں لا الہ الا اللہ
جو پوچھتے ہو وظیفہ میرا میرے ہمدم
ہے زاہدہ کا جہاں لا الہ الا اللہ

زاہدہ مظہر

سلام اے قادر و قیوم کے محبوبؐ لاثانی
حیاتِ پاک جن کی ہو بہو تفسیر قرآنی
سلام ہم پر تیری ازواجؓ پر اور آلؑ اطہر پر
سلام اصحابؓ پر اجداد پر دلدارِ رحمانی
سلام اے چشمۂ نور و ہدایت فیض ہے جاری
سلام اے نورؐ کے پیکر، ہے تیرا فیض لافانی
سلام ارض و سما نے رونقیں پائیں تیرے دم سے
سلام اے جانِ عالم، دے مجھے بھی کیف روحانی
سلام اے خلق کے رہبر، سلام آقاؐ رسول اللہ
سلام تجھ پر، مجھے دکھلا دو روضہ اپنا نورانی
دہائی زاہدہ دے کر تیرے نام گرامی کی
سوالی ہے کرو ایا دور مجھ سے ہر پریشانی

زاہدہ منظور

ان کا دامن تھاما جینے کا قرینہ آگیا
رحمتوں کے زیرِ سایہ میں کمینہ آگیا
تحید کی امید یوں تو ہے کہ مولیٰ ہے کریم
سوچ کر میدانِ محشر کا پسینہ آگیا
پھر قلب سے ہو گیا جاری درودِ مصطفیٰ
اور میرے ہاتھ رحمت کا خزینہ آگیا
میرے اللہ مانگتی ہوں عشق و مستی جذب و شوق
بحرِ غم سے رحمتوں میں اب سفینہ آگیا
امتِ عاصی پہ رحمت کی گھٹا اک چھا گئی
زاہدہ محشر میں جب شاہِ مدینہ آگیا

زاہدہ مظہر

786

میرے ہادی میرے رہنما السلام
میرے آقا و مشکل کشا السلام

تونے دکھلائی راہِ ہدایت ہمیں
تجھ پہ اترا کلامِ خدا السلام

اے مصور کے شہکار تنویرِ حق
تیری پھیلی ہے ہر سو ضیا السلام

تیری تعریف و توصیف قرآن میں
نعت کہتا ہے تیری خدا السلام

تجھ سے پایا ہے انسانیت نے شرف
دستگیرِ امم پیشوا السلام

تیری تعریف ہی ربّ کو مرغوب ہے
کر قبول زاہدہ کی ثنا السلام

زاہدہ مظہر

جب غرور و کبر نے شیطان کو بھٹکا لیا
اور جب ابلیس نے تکرار کو اپنا لیا
ہے بنا مٹی سے آدم میں ہوں شعلہ آگ کا
ہو نہیں سکتا یہ افضل سجدہ کیوں کروا لیا
ہوں مقرب میں، رہا ہر پل تجھے سجدہ کناں
آج اللہ نے بشر کو افضل کیوں ٹھہرا لیا
ہے خدا تعالیٰ کو عجز و انکساری ہی پسند
اس تکبر نے خدا کے غیض کو بھڑکا لیا
جس نے آدم کو نہیں سجدہ کیا مردود ہے
خالق کل عالمین نے فیصلہ فرما لیا
گلشن عالم میں حق نے دلکشی کے واسطے
ایک قطرہ نور نبویؐ کا بھی تھا چھڑکا لیا
روح تھی تخلیق سے دور لطافت میں کہ جب
میں نے شاہؒ کی چاہ و نسبت سے تھا حصہ پا لیا
میری مٹی میں رچی ہے اس کی خوشبو آج بھی
تھا ازل میں زاہدہ نے شاہؒ کا صدقہ کھا لیا

زاہدہ مظہر

مثل ہے کوئی، نہ اُن کی کوئی مثال ملے
رسولؐ عربی ہمیں ایسے بے مثال ملے

حضورؐ نور کا پیکر وہؐ کامل و اکمل
نہ اُن کے جیسے کسی کو بھی خد و خال ملے

عرش نے چومے ہیں کس کے قدم سوائے رسولؐ
ہوا ہے کون جیسے ربِّ ذوالجلال ملے

بٹھائے پاس اٹھائے وہ ناز سو سو بار
نیاز و راز کرے جب وہ ہم خیال ملے

نہیں ہے کوئی بجز میرے مصطفیٰؐ بخدا
امان جن کی میں کوئی نہ غم ملال ملے

ہو کیوں نہ فخر مقدر پہ ناز ہو اپنے
ہیں خوش نصیب جنہیں آپؐ با کمال ملے

فقط ہے ایک تمنا اگر قبول افتد
حضورؐ خلد میں بس آپؐ کا وصال ملے

بٹھا کے پاس کبھی زاہدہ کو یا حضرتؐ
جو سن لیں حال تو روداد پُر ملال ملے

زاہدہ مظہر

پگھلتی جا رہی ہے ہر خوشی کیا کیا بچاؤں گی
بڑی ممتا کی ٹھنڈی چھاؤں ایا واں کیسے جاؤں گی
کہ تیرے بعد اس گھر میں بڑی ویرانیاں ہوں گی
بہت تڑپے گا دل جس دم نہ تجھکو دیکھ پاؤں گی
تیرا پر نور مکھڑا مجھکو ہر پل یاد آتا ہے
جگر میں درد اٹھتا ہے کہ جیسے مر ہی جاؤں گی
کبھی طفلانہ پن میں خواب میں ڈر جاتا چلاتا
تیری آغوش میں چھپتا بھلا کیونکر بھلاؤں گی
تصور میں تیرے سینے سے لگ کر خون رو لوں گی
وگرنہ اس جہاں میں اب کسے دکھڑے سناؤں گی
بریں میں رب تعالیٰ مرتبہ عالی قدر بخشے
تمہاری شفقتوں کا میں صلہ کیسے چکاؤں گی
دم آخر تیرا دیدار نہ تھا اپنی قسمت میں
تیری خاک لحد ہی آنکھ کا سرمہ بناؤں گی
دعائے مغفرت اور رحمت رب تیری خاطر سے
میں جب بھی بارگاہ رب میں سر اپنا جھکاؤں گی
تیری فرقت میں تیری زاہدہ دلگیر رہتی ہے
دعا تربت تیری کے پاس، مرقد مانگ پاؤں گی

زاہدہ مظہر

قائم تمہارے نام سے نسبت سدا رہے
میرے حبیبؐ پیار کا روشن دیا رہے
جب تک کہ جسم و جان میں ناطہ کوئی رہے
لب پر درود و نعتِ شہہِ انبیاؐ رہے
گھیرے میں کفر و شرک کے اغیار میں ہیں ہم
خطرے میں ہر مقام پہ میری وفا رہے
مجبوریوں نے پاؤں میں ڈالی ہیں بیڑیاں
کیسے تیری کنیز مدینہ میں جا رہے
مانگی دعائے نیم شب میں قربتِ رسولؐ
زیبا نہیں کہ دوریوں لیسمل پڑا رہے
کیوں زاہدہ کو بھائے کسی غیر کا خیال
سرکارؐ کی ہی یاد سے یہ گھر بسا رہے

زاہدہ منظور

نبیؐ سلطانِ عالم جانِ عالم یا نبیؐ تم ہو
جو تم شافعِ محشر ہو مجھے عقبیٰ کا کیا غم ہو
فقط ہے التجا میری شہنشاہِ دو عالم سے
وفا میری کبھی تم سے نہ سلطانِ امم کم ہو
سلاطینِ جہاں کو تو ہے زر جاہ و حشم پیارا
میری دولت میری راحت فقط سلطانِ دیں تم ہو
بڑی بدکاریوں میں لغزشوں میں زندگی گزری
مگر اے جانِ جاں تم ہو میری سانسوں کا تم محرم ہو
نہیں میں مان سکتی آپؐ کو اس سے نہ ہو مطلب
جگر میں درد ہو کہ آنکھ تیری یاد میں نم ہو
میرے اس دردِ الفت سے کبھی بیگانہ نہیں ہوں گے
کہ ان بے چینیوں بے تابیوں کی بس دوا تم ہو
خدارا یا رسول اللہ مٹا دو دوریاں ساری
قبل اس کے کہ اجیالا نگاہوں کا میری کم ہو
دعا ہے زندگی ساری حمد میں نعت میں گزرے
اٹھے جب زاہدہ تو لحد میں جلوہ نما تم ہو

زاہدہ مظہر

وقتِ سحر تھی روح بھی مستانہ رقص میں
بے اختیار تھا دلِ دیوانہ رقص میں
تھا خواب یا کہ رویا جب تشریف لائے آپ
شمعِ حرم کے گرد تھا پروانہ رقص میں
مجھ سی گنہگار پہ اتنا بڑا کرم
ہنگامِ دید تھا میرا پیمانہ رقص میں
چٹکی اٹھا کے خاکِ کفِ پائے مصطفیٰ
چومی لگالی آنکھوں میں بیتابانہ رقص میں
جس کو یقیں ہے عشق کی یہ کیفیت نصیب
یہ کیفیت نہ پائے گا فرزانہ رقص میں
میرے کریم تیری عنایات ہوں مدام
میری حیات ہو بسر وجدانہ رقص میں
گر زاہدہ کو جام پہ ہوں جام یوں عطا
میکش تیری رہے یونہی رندانہ رقص میں

زاہدہ مظہر

مدینے کا پیارا جہاں اللہ اللہ
عطر بیز اُنؐ کا مکاں اللہ اللہ
مدینے کا خطہ ہے رشکِ ثریا
نبیؐ کے ہیں جلوے جہاں اللہ اللہ
فضائیں وہاں اتنی پاک و معطر
خدا خود ہو جیسے وہاں اللہ اللہ
سبھی حسرتیں دل کے ارمان نکلے
بڑا تھا کرم اُنؐ کا واں اللہ اللہ
میں قربان شاہِؐ مدینہ کے صدقے
رہے ہم پہ وہؐ مہرباں اللہ اللہ
لطف نعت پڑھنے تب ہم کو آیا
پڑھا جب قصیدہ وہاں اللہ اللہ
عجب لطفِ گریہ تھا محفل میں اُنؐ کی
عجب خواب سا تھا سماں اللہ اللہ
رہا زاہدہ کو کہاں ہوش باقی
لٹاتی رہی اُنؐ پہ جاں اللہ اللہ

زاہدہ مظہر

اے خدا اے خالقِ ارض و سما اے ذو الجلال
المدد کہ غم زدہ بے حال میں ہوں پر ملال
امتِ ختم الرسل کی ایک مرجھاتی کلی
جس کو طوفاں کے تھپیڑے کر گئے بے لس بے حال
میں کہ ہوں اک بے حقیقت بے عمل ہوں گنہگار
ربِّ کعبہ ہے تمہارے سامنے حال اور قال
جانتی ہوں تیری قدرت سے نہیں کچھ بھی بعید
اس لئے یاربِ رحیمی یہ ہوں آئی ہو نڈھال
نام لیوا ہوں میں تیرے لاڈلے ابرار کی
مالک و مختار میرے کر میرا تو کچھ خیال
سارے عالم پر حکومت ہے تیری ربِّ قدیر
تیری رحمت سے نہیں مایوس کوئی خستہ حال
دیکھ مت میرے گناہوں کے لگے انبار کو
معاف مجھ کو کر کے رکھ قائم رحیمی کی مثال
مجھ سی عاصی کو بچا لینا عذابِ نار سے
میرے معبودِ حقیقی بخش دو اپنا وصال
زاہدہ ختم الرسل کے نام پر ہے مانگتی
لاج رکھ لے رحمتِ عالم کے صدقے ذو الجلال

زاہدہ مظہر

حج کا دور چونکہ آیا ہے
ربِّ کعبہ نے پھر بلایا ہے
ان فضاؤں میں سانس بھر لیں گے
خوش ہوں دل نے قرار پایا ہے
یہ تیرا لطف خاص ہے یا ربّ
یا میرا عجز تجھ کو بھایا ہے
دل کی دھڑکن کے اس تسلسل میں
میرا اللہ ہی سمایا ہے
ربِّ کعبہ کی عظمتوں کی قسم
اس کی رحمت کا مجھ پہ سایا ہے
جھک کے اٹھتی نہیں جبینِ نیاز
لطف ایسا سرور پایا ہے
زاہدہ حرم میں ہو جان وداع
جانثاری کا وقت آیا ہے

زاہدہ مظہر

مہک حضورؐ کی لائی صبا مدینے سے
میرے کریمؐ کی مجھ پر عطا مدینے سے

زہے نصیب رسولِؐ خدا مہرباں ہیں
نوازشوں کی چلی ہے ہوا مدینے سے

میری نگاہ میں جلوے رسولِؐ پاک کے ہیں
قلب کو میرے ملی ہے جلا مدینے سے

جنونِ عشقِ رسولِؐ خدا ہے میری قبا
ملی ہے مجھ کو یہ نادر قبا مدینے سے

مجھے تو لفظ کا اسلوب تک نہیں معلوم
مگر ہیں آقاؐ میرے راہنما مدینے سے

چلوں گی اب سے بھی ہمراہ قافلۂ حجاز
تو پھر لائی کرم کی گھٹا مدینے سے

یہ زاہدہ پہ عنایات ہیں میرے شاہؐ کی
کہ بار بار بلایا گیا مدینے سے

زاہدہ مظہر

ہم پہ اللہ کے کرم کا سایا ہے
جن سے رنگِ حیات پایا ہے
راہرو ہو جا اب مدینے کی
طیبہ جانے کا وقت آیا ہے
ساتھ بادِ سحر کے محوِ خرام
جھونکا خوشبو تیری کا آیا ہے
سیدی یہ تیری نوازش ہے
ترس مجھ پہ جو تو نے کھایا ہے
میں حقیر اک کنیزِ بے مایہ
حوصلہ یوں میرا بڑھایا ہے
لب پہ مدحت نبی کی رہتی ہے
روح میں وہ میری سمایا ہے
زاہدہ ناز کر مقدر پر
تجھ میں عشقِ نبی سمایا ہے

زاہدہ مظہر

جب تصور میں شاہِ امم آ گیا
نیم جاں ناتوانوں میں دم آ گیا
بحرا میں بہت ہی گنہگار تھی
میرے آقا کو مجھ پہ رحم آ گیا
خوفِ محشر سے لرزیدہ لرزیدہ تھی
تھامنے ان کا دستِ کرم آ گیا
چشمِ گریہ سنبھل نہ پھر یار ہو
چارہ گر اور میرا بھرم آ گیا
ہادیٔ دلربا شافعِ عاصیاں
وقتِ مشکل تھا شاہِ امم آ گیا
مٹ گئیں حسرتیں غنچۂ دل کھلا
جب شہنشاہِ عرب و عجم آ گیا
مژدۂ حاضریٔ حرم جب ملا
دل پہ عکسِ جمالِ حرم آ گیا
مانگ لے زاہدہ ان کا در مانگ لے
جوش میں آج بحرِ کرم آ گیا

زاہدہ مظہر

ربیع الاوّل جب سے آیا ہے
رحمتیں ساتھ اپنی لایا ہے
روح پہ ایک کیف طاری ہے
من کو اُن کا خیال بھایا ہے
رات بھر آنکھ ہی نہیں لگتی
ہجر نے بھی بہت ستایا ہے
جانے کب آئیں وہ میرے گھر میں
صحن دل کو تو اب سجایا ہے
دل کی دھڑکن جو ڈوب کر ابھری
میں نے جانا طیبہ آیا ہے
جان قربان نبیؐ خوشا اے نصیب
وہ میری روح میں سمایا ہے

زاہدہ آج پھر مقدر سے
چاند طیبہ کا گھر میں آیا ہے

زاہدہ مظہر

واں ہمیں رحمتؐ ہیں سلطانِؐ مدینہ
صد شکر ہوئے ہم بھی مہمانِ مدینہ
جو کیف رہا طاری ہر وقتِ قدم بوسی
اس کیف نے بخشا ہے عرفانِ مدینہ
قرآن پڑھا جب بھی تصویر تیری ابھری
جانا کہ یہیں پر ہیں جی جانِؐ مدینہ
تیرے رخِ زیبا کی مخمور تجلی سے
کیا کیا نہ ہوئے ہم پر احسانِ مدینہ
مرغوبِ نظر میرا تھا جلوۂ محبوبؐ کی
سنوری تھی میری قسمت دورانِ مدینہ
محرابِ نبیؐ پر بھی سر رکھ کر زاری کی
جبرئیلؑ جہاں پر ہیں دربانِ مدینہ
ٹوٹے نہ کڑی تیرے احسانِ مسلسل کی
جاری ہے رہے جاری فیضانِ مدینہ
جی چاہتا ہے جاؤں پھر لوٹ کے نہ آؤں
ہوگا نہ جدا دل سے ارمانِ مدینہ
بس زاہدہ کی اتنی مقبول دعا کرنا
ہو تا بہ ابد یونہی فیضانِ مدینہ

زاہدہ مظہر

وہ گنبدِ خضرا ہے دربارِ مدینہ ہے
آرام گہہ آقاؐ شہکارِ مدینہ ہے

کیا خوب تیرے در کی زیبائی و رعنائی
جنت سے سوا مجھ کو گلزارِ مدینہ ہے

چٹکی ہیں نئی کلیاں یادِ شہہؐ بطحیٰ کی
یادِ شہؐ بطحا سے بیمارِ مدینہ ہے

اے چارہ گر بیکس بے چین ہے دل میرا
کہ دور بہت مجھ سے گلزارِ مدینہ ہے

اللہ ملائک بھی بھیجیں ہیں درود انؐ پر
جو رحمتِ کل بھی ہیں انوارِ مدینہ ہے

بے حد ہوں درود انؐ پر انگنت سلام انؐ پر
محبوبؐ مجھے بے حد سرکارؐ مدینہ ہے

اللہ کی رحمت کا وہ خاص نشانہ ہے
جس دل میں محمدؐ ہیں افکارِ مدینہ ہے

دیں گے یہ نوید آکر قدسی میری مرقد میں
خوش بخت ہے تو شافعؐ ابرارؐ مدینہ ہے

اٹھوں گی لحد میں بھی میں نعتِ نبیؐ پڑھتے
اللہ کو پسند مدحِ سرکارؐ مدینہ ہے

صد شکر کہ زاہدہ کے محبوبؐ ہوئے آقاؐ
الحمد میرے لب پر اذکارِ مدینہ ہے

زاہدہ منظور

کھلتے ہیں محبت کے اسرار مدینے سے
انوار کی جاری پھوہار مدینے سے
چمکے گی میری قسمت جاؤں گی میں پھر بطحا
لگتے ہیں مجھے ایسے آثار مدینے سے
اک جاہل مطلق میں کچھ سمجھ نہیں رکھتی
ہوتے ہیں عطا مجھ کو اشعار مدینے سے
اے شاہؐ امم للہ دائم ہوں عطا مجھ کو
عنوان محمدؐ کے افکار مدینے سے
چھوٹے نہ کبھی دامن یاربّ شہؐ یثرب کا
مضبوط رہے ناطہ ابرارؐ مدینے سے
جب وقت نزع آئے دیکھوں میں ضیائے حق
ہر وقت مدد پہنچیں مختار مدینے سے
یاربّ میری مرقد میں تنویر نبیؐ رکھنا
آتی رہے حضرت کی مہکار مدینے سے
محشر میں رہے حاصل سایہ تیری رحمت کا
ہمراہ وہاں بھی ہوں دلدارؐ مدینے سے
تو واحد قادر ہے غفار عفو کرنا
پرسش ہو تو کام آئیں مختارؐ مدینے سے
ہے ناز مجھے زاہدہ امت ہوں محمدؐ کی
مل جائے شفاعت کی دستار مدینے سے

زاہدہ مظہر

جب قہرِ الٰہی کے آثار عیاں ہونگے
سب مانگتے اس لمحہ اللہ کی اماں ہونگے
تب روحیں لرزیں گی فرعون ڈرے ہوں گے
جیسی بھی گزاری ہے احوال بیاں ہونگے
بدکاروں کے سارے بد جب پیشِ خدا ہونگے
ہم سب کے جرائم کب اس روز نہاں ہونگے
وہ وقت کڑا ہوگا وہ کٹھن گھڑی ہوگی
نہ راہِ مفر ہوگی ہر سو نگراں ہونگے
غم خوار نہیں ہوگا دلدار نہیں ہوگا
قہّار جہاں ہونگے جبّار جہاں ہونگے
ایسے میں میرے آقاؐ مختار و شفیعؐ ہوکر
رحمت کی گھٹا بن کر سرکارؐ وہاں ہونگے
برات کی گھڑیوں میں ہوں نذر درود انؐ کو
اللہ کے آگے بھی ہم سجدہ کناں ہونگے
کھلتے ہی درِ تو یہ چل دیں گے سوئے برزخ
اس سمت میرے آقاؐ ہمراہ رواں ہونگے
ان خوش کن گھڑیوں میں سرکارؐ کی محفل میں
زاہدہ کی نعتوں کے اشعار بیاں ہونگے

زاہدہ مظہر

786

یا محمدؐ رسولِ خدا عالی جاہ میں دیوانی دیوانی تیری بن گئی
سوجھ بوجھ آ گئی الفت کیتے لگی تیری نعتوں سے پہچان میری بن گئی
مجھ پہ بھرپور تیری مہربانیاں ان مہربانیوں میں جو میں کھو گئی
نعت ختم الرسلؐ کی رقم ہو گئی اور مہربانیوں کی لڑی بن گئی
میری حسرت تھی یہ بھی رہی آرزو کعبہ دیکھوں مدینہ چلی جاؤں میں
اور پہنچی جو دربارِ خیر الوریٰ ہر ملاقات الفت بھری بن گئی
میں ریاض الجنۃ میں بہت شاد تھی واں درودوں سلاموں کی برسات تھی
کملی والے کی محفل بہت پاک تھی انؐ کی صحبت میں بگڑی میری بن گئی
کتنا کیف و سکوں تھا عبادات میں سبز گنبد کی چھاؤں تیرے ساتھ میں
تھے سحر تک سجدے قیام و قعود حاصلِ زندگی ہر گھڑی بن گئی
اپنے زائر پہ آقاؐ کا احسان ہے اسکا ضامن بھی ہے اور نگہبان ہے
شکر ایزد کہ آقاؐ کی رحمت ملی دو جہانوں میں قسمت کھری بن گئی
ساقئ حشر اک جام مجھ کو پلا تیری رحمت کا ہر سو ہے چرچا بڑا
حوضِ کوثر سے والی عطا ہو عطا جان پر ہے میرے اب کڑی بن گئی

یا الٰہی بحقِ رسول اللہؐ مجھ کو روضۂ اطہر پہ پھر لے کے جا
پیاسی آنکھوں کو سیراب کر لوں ذرا تو بقیع میں جگہ ہو میری بن گئی

خوفِ محشر نہیں اب تجھے زاہدہ جب ہے اللہ غفور الرحیم اور سخی
رحمتِ عالمین بھی شفیعؐ و نبی اور شفاعت ضمانت تیری بن گئی

زاہدہ مظہر

ہوگی اس بار بھی عطائے نبیؐ
آگئی در پہ پھر گدائے نبیؐ
ہے مجلائے نور آنکھوں میں
اور جبین نیاز پائے نبیؐ
عالم بے خودی ہوا طاری
میں فدائے نبیؐ فدائے نبیؐ
مجھ سی کمتر ہے سجدہ ریز یہاں
کس کی ہے یہ عطا سوائے نبیؐ
کس کا دست کرم دراز ہوا
جاری ہے سانس میں ثنائے نبیؐ
چار سو بے خودی کا عالم ہے
کیسی مسحور کن ہے جائے نبیؐ
بند در کھولے ہیں مقدر کے
کتنی پیاری ہے یہ ادائے نبیؐ
میں تصدق حضورؐ گنج سخا
رکھنے پائے نہ اب خفائے نبیؐ
زاہدہ پڑھ دوگانہ شکرانہ
ہے میسر تجھے ولائے نبیؐ

زاہدہ مظہر